سورہ روم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ ایت نمبر(۳۱۔۳۲)

وَلَا تَکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ○ مِنَ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَهُمۡ وَکَانُوۡا شِیَعًا کُلُّ حِزۡبٍ بِمَا لَدَیۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ ○

ترجمہ: اورنہ ہوجانا تم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنھوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ہر فرقہ اس (طریقے) پر جو ان کے پاس ھے مگن ھے ۔

خطبہ

جمعة المبارک

[12ذی الحج 1431ھ بمطابق 19نومبر 2010]

عنوان

پہلا حصہ

اے ایمان والو

زیراهتمام: شعبہ دینی امور جوھری ٹرسٹ (جامع مسجد محمدی نئی آبادی اٹاری سروبہ لاھور)

نوٹ:ھم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاھتے ھیں کہ الحمد للّٰہ ھمارا کسی فرقہ کسی مسلک کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ھے ھمارا عزم ھے کہ ھم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت لسانیت فرقہ واریت) کو ختم کرنا ھے اور بهترین معاشرہ بناناھے اس کیلئے ھم نے ایک انسانی کوشش شروع کی ھے اور ھر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رھتا ھے لهذا ھماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے نور قرآنی ھے اور جهاں کهیں غلطی نظر آئے وہ ھماری اپنی کوتاھی ھے اس ادنٰی سی کوشش کو آپ تک پهنچانے کیلئے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ھے ھم امید رکھتے ھیں کہ آپ ھماری اس کاوش کو سراھیں گے اور آپ کو ھم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے ۔ اللہ پاک ھمیں استقامت دے اورمعاشرتی بهتری کیلئے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

زیر نگرانی: محترم جاوید اختر جوھری صاحب

صدر جوھری ٹرسٹ و جامع مسجد محمدی

اب آپ خطبہ جمعۃ المبارک انٹرنیٹ پربھی دیکھ سکتے ھیں:

www.Johritrust.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَا مُ عَلٰی مَنْ اَلَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَوْفُوْ عَہْدَہٗ اَمَّا بَعْدُ۔

فَاَعُوْذُ بِا اللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّ جِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّ حِیْمِ○

معزز سامعین کرام! آ ج کے خطبہ کا عنوان ھے اے ایمان والو رب حق سے د عاھے کہ رب ھمیں اپنے عنوان پر قرآن کے مطابق گفتگو کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

قرآن مجید فرقانِ حمید میں اللہ نے برائے راست ایمان والوں کو پیغامات عطا کیے ھیں۔مگر قرآن سے تعلق نہ ھونے کی بنا پر ھمارے علم میں نہیں کہ اللہ نے ھمیں قرآن میں زندگی گزانے کیلئے کیا پیغامات دیے ھیں یہیں پیغامات اب ھمارے جمعہ کے خطبات کے موضوعات ھونگے ۔

یٰۤاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْ الَاتَقُوْلُوْ ارَاعِنَاوَقُوْلُو انْظُرْنَاوَاسْمَعُوْاط وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○(سورہ بقرہ 104)

ترجمعہ: اے لوگو!جو ایمان لائے ھو نہ کہا کرو’راعنا‘بلکہ کہا کرو ”انظرنا“اور توجہ سے سنا کرو

تشریح : اے جماعت مومنین!اس مقام پر ایك اھم حقیقت کا سمجھ لینا ضروری ھے ۔تم نے دیکھا ھے کہ یھودیوں کی ذھنیت یہ تھی کہ وہ موسیٰ سے بار بار اس قسم کے مطالبے کرتے تھے کہ ھمارے لیے یہ مھیا کر دو تو ھم تمھاری بات مانیں گے ۔یہ روش زندگی غلط ھے ۔تم نے یہ نہ کرنا کہ اپنے نظام سے اس قسم کی سود سے بازی شروع کر دو ۔تمھارا طرزعمل یہ ھونا چاھئیے کہ تم اپنے رسول (نظامِ خدا وندے مرکز)سے یہ کھو کہ آپ ھم پر نگاہ رکھیں کہ ھم بے راہ نہ ھونے پائیں،اور ھم آپ کی اطاعت کرتے جائیں گے ۔

نیز،باھمی گفتگو میں،ذو معنی الفاظ استعمال نہیں کرنے چاھئیں۔نہ ھی بات کو توڑ مروڑ کر ،کرنا چاھئیے۔یھودیوں کی یہ بھی عادت ھے (4/46)

یاد رکھو!یہ باتیں یوں توبڑی عام سی دکھائی دیتی ھیں،لیکن ان کے اثرات بڑے دور رس ھوتے ھیں۔جو لوگ ان حقیقتوں سے انکار کرتے ھیں وہ الم انگیزعذاب میں مبتلاھو جاتے ھیں۔

یٰۤاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْ ابِالصَّبْرِ وَالصَّلوٰۃِ ط اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ○(سورہ بقرہ153)

ترجمعہ: اے لوگو! جو ایمان لائے ھومدد حاصل کرو صبر سے اور نماز سے ۔بیشك اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ھے

تشریح: لیکن اس نظام کی اقامت کی راہ میں(جو محدود گروہوں اور قوموں کے مفاد کے خلاف عالمگیر انسانیت کے مفاد کے علمبردار ھے)بڑی بڑی رکاوٹیں پیش آئیں گی اور سخت مشکلات کا سامنا ہو گا۔(مفاد پرست گروہ اسے آسانی سے قائم نہیں ہونے دیں گے)۔ان مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے دو باتونکو یاد رکھو۔ایک تو یہ کہ کچھ بھی کیوں نہ ہو ،استقامت اور ثبات کو کبھی ھاتھ سے نہ جانے دو۔اوردوسرا یہ کہ مخالفین خواہ کوئی راہ کیوں نہ اختیار کریں،تم اسی راستے پر چلو جو تمھارے خدا نے تمھارے لیے تجوایز کیا ھے ۔

یَآیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْامِنْ طَیِّبٰتِ مَارَزَقْنٰکُمْ وَاشْکُرُوْالِلّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ O(سورہ بقرہ172)

ترجمعہ: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو کھاؤ پاکیزہ چیزیں جو عطا کی ھیں ھم نے تم کو اور شکر ادا کرو اللہ کا اگر ہو تم واقعی اسی کی عبادت کرنے والے ۔

تشریح: اے جماعت مومنین!تم نے کھیں یہ راہ اختیار نہ کر لینا۔تم تو علم و بصیرت کی روشنی میں ،ابدی حقائق پر ایمان لائے ہو۔تم نے یہ نہ دیکھنا کہ ہوتا کیا چلاآرھا ھے ،یا دوسری قومیں کونسی روش اختیار کررھی ھیں۔مثلًا ان قوموں کو تم دیکھو گے کہ اسلاف کی اندھی تقلید نے انھیں قدم قدم پر غیر فطری زنجیروں میں جکڑ رکھا ھے۔یہ حرام ھے وہ حلال ھے ۔یہ جائز ھے وہ ناجائز ھے ۔یہ سب ان کی خودساختہ پابندیاں ھیں۔خدا کا قانون یہ ھے کہ اس نے جو سامانِ زیست تمھارے لیے پیدا کیا ھے ،اس میں سے ان چیزوں کو چھوڑ کر جنھیں اس نے حرام قرار دیا ھے ،باقی سب ،نہایت خوشگوارطریقے سے کھاؤ پیو،اور انھیں خدا کے متعین کردہ پروگرام کے مطابق صرف میں لاؤ۔اگر تم ایسا کرو گے تو سمجھ لیا جائے گا کہ تم واقعی خدا کے احکاموں قوانین کی اطاعت کرتے ہو۔اس کے سوا کسی اور کی اطاعت نہیں کرتے۔

یَآیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی ط اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰی ط فَمَنْ عُفِیَ لَہٗ مِنْ اَخِیْہِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌ م بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَیْہِ بِاِحْسَانٍ ط ذٰلِکَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَرَحْمَۃٌ ط فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَلَہٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌO(سورہ بقرہ178)

ترجمہ: اے ایمان والو!فرض کردیا گیا ھے تم پر قصاص لینا مقتولوں کا (قتل کیا جائے)آزاد بدلے میں آزاد کے اور غلام بدلے میں غلام کے اور عورت بدلے میں عورت کے سو وہ شخص جس کو معاف کر دیا جائے اس کے بھائی کی طرف سے (قصاص میں سے) کچھ تو لازم ھے (اس پر)پیروی کرنا معروف طریقے کی اور ادا کرنا مقتول کے ورثا کو احسن طریقے سے ۔یہ رعایت ھے تمھارے رب کی طرف سے اور رحمت ھے ۔پھر جو زیادتی کرے اس کے بعد

تو اس کیلئے ھے درد ناك عذاب۔

تشریح: یاد رکھو! اس اصول کے مطابق ،مستبد قوم سے اجتماعی طور پر جنگ کرنا ضروری ھوجاتاھے (یعنی حقوقِ انسانیت کے تحفظ کی خاطر) اسی اصول پر ،اپنے معاشرہ میں،انفرادی طور پر ،جرم قتل کی سزا دینی ھی ضروری قرار پاتی ھے ،کیونکه اس کے بغیر کسی کی جان محفوظ نھیں رہ سکتی ،اور انسانی جان کی قیمت بھت بڑی ھے (5/32)۔لھٰذا اس باب میں قانون یه مقرر کیاجاتا ھے که قاتل کو معاشرہ کی طرف سے سزا ضروری دی جائے (یعنی اسے خود معاشرہ یا نظام کے خلاف جرم سمجھا جائے ،افراد متعلقه کے خلاف نھیں)

يَآَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَاكُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○ (سورہ بقرہ183)

ترجمه: اے ایمان والو! فرض کیے گئے ھیں تم پر روزے جیسے فرض کیے گئے تھے ان لوگوں پرجو تم سے پھلے تھے تاکه پرھیز گار بنو۔

تشریح: لیکن میدانِ جنگ میں ثبات واستقامت کا سوال ھو،یا معاشرتی اور معاشی دنیامیں نظام عدل ومساوات کاقیام ،یه صرف اسی صورت میں ممکن ھے که تمھیں اپنے آپ پرضبط ھو،یعنی جب کبھی ایسا ھو که تمھارے کسی جسمانی (حیوانی) تقاضه اور بلند انسانی قدر میں ٹکراؤ ھو،تو تم اس قدر کو جسمانی تقاضه پر ترجیح دو۔نیز تم جفاکشی اورمشقت طلبی کی زندگی بسر کرنے کے عادی ھوجاؤ۔اس مقصد کیلئے تم پرروزے فرض کیے گئے ھیں ،جس طرح تم سے پھلی اقوام پر فرض کیے گئے تھے ۔اس سے مقصد یه ھے که تم قوانینِ خداوندی کی نگھداشت کرنے کے قابل ھو سکو،اور زندگی کے سفرمیں راستے کے خطرات سے محفوظ رھو۔

يَآَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً ص وَلَاتَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ط اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ (سورہ بقرہ208)

ترجمه: اے ایمان والو! داخل ھو جاؤ اسلام میں پورے پورے اور نه چلوشیطان کے نقشِ قدم پر بیشك وہ تمھارا کھلا دشمن ھے ۔

تشریح: دوسری قسم ان لوگوں کی ھے جو منشائے خداوندی کو پوراکرنے کیلئے اپنے آپ کو وقف کردیتے ھیں اور اس کیلئے اگر انھیں اپنی جان تك بھی دینی پڑے،تو اسے بخوشی قربان کر دیتے ھیں ۔یه ھیں وہ لوگ جنھیں قانون خداوندی کی رو سے ھر قسم کی حفاظت اور نشوونما کا سامان حاصل ھوتا ھے ۔

يَآَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّارَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَاخُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ط وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ سورہ بقرہ (254)

ترجمہ: اے ایمان والو!خرچ کرو اس میں سے جو (مال ومتاع)دیا هم نے تم کو اس سے پهلے که آئے وہ دن که نه هوگی سودے بازی جس میں اور نه (کام آئے گی)دوستی اور نه هی سفارش ۔اور جو اس کے منکر هیں وهی ظالم هیں۔

تشریح: اے جماعتِ مومنین!انبیائے سابقه اور اقوامِ گزشته کے یه تمام احوال و کوائف ،اس لئے بیان کیے گئے هیں که تمهیں معلوم هوجائے که زندگی کی خوشگواریاں حاصل کرنے کاراز نظامِ خداوندی قائم کرنے میں پوشیده هے ۔اس کیلئے ضروری هے که تمهیں جو کچھ بهی خدانے دیا هے ،اسے اس مقصد کیلئے کهلا رکهو،اس وقت تم ایسا کرنے پرقادر هو۔لیکن اگر یه وقت هاتھ سے نکل گیا تو پهر(دنیا اور آخرت کی)ان خوشگواریوں کاحصول ممکن نهیں هوگا۔اس لئے که یه وہ جنس نهیں جسے تم جس وقت چاهو بازار سے خریدلو۔نه هی یه کسی دوست سے احسانًا مل سکتی هے ۔اور نه هی کسی کی سفارش سے حاصل هو سکتی هے ۔

يٰٓاَيُّهَاالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡالَاتُبۡطِلُوۡا صَدَقٰتِكُمۡ بِالۡمَنِّ وَالۡاَذٰى كَالَّذِىۡ يُنۡفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ط فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفۡوَانٍ عَلَيۡهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلۡدًاط لَا يَقۡدِرُوۡنَ عَلٰى شَىۡءٍ مِّمَّا كَسَبُوۡاط وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡكٰفِرِيۡنَ O (سوره البقره264)

ترجمہ: اے ایمان والو!مت ضائع کرواپنے صدقات احسان جتا کر اور ایزا پهنچا کر ،اس شخص کی طرح جو خرچ کرتا هے اپنا مال لوگوں کے دکهاوے کیلئے اور نهیں ایمان رکهتا الله پر اور آخرت کے دن پر تو اس کی مثال ایسی هے جیسے ایك چٹان هو اس پر هو تهوڑی سی مٹی اور برسے اس پر زور کا مینه اور چهوڑجائے اسے بالکل صاف چٹان ۔نهیں حاصل هوتا انهیں کچھ بهی صله کمائی کا ۔اور الله نهیں ہدایت دیتا کافر لوگوں کو۔

تشریح: اے جماعت مومنین!اگر تم نظامِ خدا وندی کے قیام کیلئے کچھ دیکر احسان جتاتے پهرو اور دوسروں کیلئے مصیبت بن جاؤ،تو اسے تمهارا انفاق ،تعمیری نتائج کے بجائے ،تخریبی نتائج پیدا کرنے کا موجب بن جائے گا۔دیکهنا تم ایسا نه کرنا۔یه کچھ تو وهی شخص کر سکتا هے جسے قوانینِ خدا وندی کی صداقت اورمستقبل کی زندگی پر یقین نه هو،لیکن اس خیال سے ،که میں نے انهیں لوگوں میں رهناهے ،اس لئے ان سے بنا کر رکهنا ضروری هے ،اس مد میں کچھ دیدے ۔اس نفاق کی مثال یوں سمجهو،جیسے کسی سخت چٹان پریونهی ذرا سی مٹی جم جائے (اور یوں دکهائی دے که وہ بڑی عمده زمین هے جس میں اچهی کهیتی اگے گی ۔لیکن)جب اس پر بارش کا ایك تیزساچهینٹاپڑے ،تو سب مٹی به جائے اور نیچے چٹان کی چٹان باقی ره جائے ۔اس طرح(ایك ایك

دانہ سے سینکڑوں دانے ملنا تو ایک طرف)فصل کاشت کرنے میں جس قدر محنت صرف ہوئی تھی ،وہ بھی اکارت چلی جائے۔(56/66-67)

یاد رکھو!جو لوگ قوانین خداوندی کی صداقت پر ایمان نہ رکھیں(اور محض لوگوں کے دکھاوے کیلئے"نیک کام" کریں تو)ان پر فلاح وسعادت کی راہیں کشادہ نہیں ہوتیں۔(اعمال کے نتیجہ خیزہونے کیلئے ایمان۔صحیح مقصد۔کاہوناشد ضروری ہے)

یٰۤاَیُّھَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤااَنۡفِقُوۡامِنۡ طَیِّبٰتِ مَاکَسَبۡتُمۡ وَمِمَّاۤ اَخۡرَجۡنَالَکُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ ص وَلَاتَیَمَّمُواالۡخَبِیۡثَ مِنۡہُ تُنۡفِقُوۡنَ وَلَسۡتُمۡ بِاٰخِذِیۡہِ اِلَّاۤ اَنۡ تُغۡمِضُوۡافِیۡہِ ط وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیۡدٌ O (سورہ بقرہ267)

ترجمہ:اے ایمان والو!خرچ کرو عمدہ اور پاکیزہ چیزیں اپنی کمائی میں سے اور اس میں سے جو نکالا ہے ہم نے تمھارے لیے زمین سے اور مت قصد کرو ایسی بری چیز اس میں سے خرچ کرنے کا جسے تم خود لینا گوارا نہ کرو مگر یہ کہ چشم پوشی سے کام لو،اس کے بارے میں اور جان رکھو کہ بیشك اللہ ہے بے نیاز اور قابلِ ستائش۔

تشریح:اے جماعتِ مومنین!تم زمیں کی پیداوار میں سے بھی ،اور اپنی صنعت وحرفت سے جو کچھ کماؤ ،اس میں سے بھی ،بھترین حصہ کو نظامِ ربوبیت کے قیام کیلئے کھلا رکھو۔اس قسم کا بھولے سے بھی ارادہ نہ کرو کہ،اس مد میں ،ایسی نکمی چیزیں دیدی جائیں جنھیں تم ان کی اصلی قیمت پر خریدنے کیلئے تیار نہ ہو ،بلکہ ان میں نقص کی وجہ سے ،ان کی قیمت کم کراؤ۔یاد رکھو!خدا کا نظام ایسا نہیں کہ وہ بھیك مانگتا پھرے اور تم اس کی جھولی میں بچے کچھے ٹکڑے ڈال دو وہ اس قسم کی خیرات سے بے نیازاور ہر قسم کی ستائش کا سزاوار ہے (وہ تم سے جو کچھ مانگتا ہے ،تمھارے فائدے کیلئے مانگتا ہے اپنے لیے نہیں مانگتا۔

یٰۤاَیُّھَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوااتَّقُوااللّٰہَ وَذَرُوۡامَابَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوااِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡ مِنِیۡنَ O (سورہ بقرہ278)

ترجمہ:اے ایمان والو!ڈرو اللہ سے اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود(لوگوں کے ذمے)اگر ہو تم ایمان والے

تشریح:اے جماعتِ مومنین!تم قوانینِ خداوندی کی نگھداشت کرو،اور ربوٰ میں سے جو کچھ کسی کے ذمے باقی رہ گیا ہے ،اسے معاف کر دو ۔تمھارے ایمان کا یھی تقاضا ہے ۔

یٰۤاَیُّھَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤااِذَاتَدَایَنۡتُمۡ بِدَیۡنٍ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکۡتُبُوۡہُ ط وَلۡیَکۡتُبۡ بَّیۡنَکُمۡ کَاتِبٌ م بِالۡعَدۡلِ ص وَلَایَاۡبَ کَاتِبٌ اَنۡ یَّکۡتُبَ کَمَاعَلَّمَہُ اللّٰہُ فَلۡیَکۡتُبۡ ج وَلۡیُمۡلِلِ الَّذِیۡ عَلَیۡہِ الۡحَقُّ وَلۡیَتَّقِ اللّٰہَ رَبَّہٗ وَلَایَبۡخَسۡ مِنۡہُ شَیۡـًٔا ط فَاِنۡ کَانَ الَّذِیۡ عَلَیۡہِ الۡحَقُّ سَفِیۡھًااَوۡضَعِیۡفًااَوۡلَایَسۡتَطِیۡعُ اَنۡ یُّمِلَّ ھُوَفَلۡیُمۡلِلۡ وَلِیُّہٗ بِالۡعَدۡلِ ط وَاسۡتَشۡھِدُوۡاشَھِیۡدَیۡنِ مِنۡ رِّجَالِکُمۡ ج فَاِنۡ لَّمۡ یَکُوۡنَارَجُلَیۡنِ

فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى ط وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَامَادُعُوْا ط وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًااَوْ كَبِيْرًااِلٰٓى اَجَلِهٖ ط ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓااِلَّآاَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَابَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّاتَكْتُبُوْهَاط وَاَشْهِدُوْٓااِذَاتَبَايَعْتُمْ ص وَلَايُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَاشَهِيْدٌ ط وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ م بِكُمْ ط وَاتَّقُوااللّٰهَ ط وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ط وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ O (سورہ بقرہ282)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب لین دین کرو ادھار کا کسی میعادِ معین کیلئے تو اسے لکھ لیا کرو اور لکھے تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا،انصاف کے ساتھ اور نہ انکار کرے لکھنے والا لکھنے سے جیسا کہ سکھایا ھے اس کو اللہ نے سوچاھئیے کہ وہ لکھے اور تحریر لکھوائے وہ شخص جس پر قرض ھے اور چاھئیے کہ ڈرے اللہ سے جو اس کا رب ھے اور کمی بیشی نہ کرے اس میں ذرا بھی اور اگر ھو وہ شخص جس پر قرض ھو کم عقل یا ضعیف یا قابلیت نہ رکھتا ھو کہ تحریر لکھوائے وہ خود تو لکھوائے ،اس کا ولی انصاف کے ساتھ ،اور گواہ بنا لو دو گواہ ،اپنے مردوں میں سے پھر اگر نہ موجود ھوں دو مرد تو ایک مرد اور دوعورتیں،ایسے لوگوں میں سے جنھیں تم پسند کرتے ھو بطورِ گواہ تاکہ (اگر)بھول بھٹک جائے ان میں سے ایک تو یاد دھانی کرادے ان میں سے ایک دوسرے کو ،اور نہ انکار کریں گواہ جس وقت بھی بلائے جائیں۔اور نہ تساھل کرو دستاویز لکھنے میں(معاملہ)چھوٹا ھو یا بڑا ،تعینِ میعاد کے ساتھ ۔تمھارا ایسا کرنا زیادہ قرینِ انصاف ھے اللہ کے نزدیک اور بھت درست طریقہ ھے شھادت کیلئے اور زیادہ قریب ھے اس کے کہ نہ پڑو تم شک و شبہ میں۔ھاں یہ کہ ھو لین دین دست بدست (جس طرح)تم لیتے دیتے ھو آپس میں،سو نھیں ھے تم پر کچھ گناہ ،نہ لکھنے میں اور گواہ کر لیا کرو جب تم سودا کرو اورنہ ستایا جائے لکھنے والے کو اور نہ گواہ کو ۔اور اگر تم ایسا کرو گے تو بیشک ھوگی یہ سخت گناہ کی بات تمھارے لیے ۔اور ڈرتے رھو اللہ سے ۔اور (کیسی مفید باتیں)سکھاتا ھے تم کو اللہ،اور اللہ ھر چیز سے خوب واقف ھے۔

تشریح: (جب تک نظامِ ربوبیت قائم نھیں ھوجاتاتمھیں ایک دوسرے سے انفرادی طور پرقرض لینے کی ضرورت پڑے گی ۔سو)جب تم کسی سے ،ایک مقررہ مدت کیلئے کچھ قرض لو،تو اسے لکھ لیا کرو ۔اور چاھئیے کہ ایک لکھنے والا ،تمھارے اس باھمی معاملہ کو عدل کے ساتھ لکھ دے۔وہ اسے انکار نہ کرے ۔جب اسے اللہ نے علم عطا کیا ھے ،تو اسے چاھئیے کہ اس سے دوسروں کو فائدہ پھنچائے ۔قرض لینے والا اس تحریر کو لکھوائے ۔کاتب کو چاھئیے کہ وہ قانونِ خداوندی کی نگھداشت کرے اور جو کچھ لکھوایاجائے اس میں کسی قسم کی کمی(بیشی)نہ کرے ۔

اگر قرض لینے والا کم عقل ھو یاضعیف ھو ۔یا اس تحریر کو لکھوانے کی بھی قابلیت نہ رکھتا ھو ،تو اسکی طرف

سے ،اسکا کوئی دوست یا سرپرست ،عدل و انصاف کے ساتھ لکھوادے
اور ایسے معاملات کے وقت ،اپنے میں سے دو مرد بطورِ گواہ بھی بلالیا کرو۔اگر کسی وقت دو مرد موجود نہ ہوں ،تو ان میں سے جن پر فریقین رضامند ہوں ،ایك مرد اور دو عورتیں،بطورِ گواہ بلا لیا کرو۔دو عورتیں اس لئے کہ اگر ان میں سے کسی کو کچھ اشتباہ ہوجائے تو اسے دوسری یاد دلادے (43/18)اور جب گواہ بلائے جائیں تو انھیں چاھئیے کہ وہ انکار نہ کریں۔

قرض تھوڑا یو یا بھت ،اس کی میعاد کے اندر،دستاویز لکھنے میں کوتاھی نہ کرو۔قانونِ خداوندی کی رو سے ،یہ چیز تقاضائے انصاف کت زیادہ قریب ھے ،اور شھادت کو محکم بنانے کا طریق،اور شکوك وشبھات کے ازالہ کی عمدہ تدبیر۔

لیکن اگر تم آپس میں کوئی نقد سودا کرو ،جس کیلئے تم عام طور پر لین دین کرتے رھتے ھو ،تو اس میں کوئی حرج نھیں کہ اسے تم ضبطِ تحریر میں نہ لاؤ۔البتہ ایسی خریدوفروخت کے وقت بھی گواہ ضرور رکھ لیا کرو۔ یہ بھی یاد رکھو،کہ کاتب یا گواہ کو کسی قسم کا نقصان نھیں پھنچنا چاھئیے ۔اگر تم ایسا کرو گے تو یہ قانون خداوندی سے سرتابی ھو گی ۔تم ھر معاملہ میں قانونِ خداوندی کی نگھداشت کرو ۔اللہ تمھیں ان قوانین کا (وحی کے ذریعے)علم عطا کرتا ھے ۔اور وہ ھر شے کا علم رکھتا ھے ۔

کیا آپ نے کبھی سوچا ھے ؟

جب ھم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پھچان تھی تعلیمی درس گاھیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ھر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ھم نے صوبائیت ،لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پھچان بنایا تب سے ھم ھر شعبہ میں زوال کا شکار ھیں پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جارھی ھے آئیے ھم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پھچان بطور مسلمان کروائیں تاکہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ھو گم شدہ علمی میراث واپس مل جائے اور عظمتِ رفتہ بحال ھو جائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پھلی اسلامی ریاست میں صحابہؓ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ھے کہ اللہ ھم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

اب آپ خطبہ جمعۃ المبارك انٹر نیٹ پر بھی دیکھ سکتے ھیں:

www.Johritrust.org